(۷)

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi

دار الافتاء جامعۃ الرشید

حوالہ نمبر:4082/38	فتویٰ نمبر: 57870/56	سائل: عبد السقط ترک	مجیب: نصیر احمد
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی :	مفتی:
کتاب: کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان	باب: ڈیجیٹل کرنسیوں کے کاروبار کا حکم		تاریخ: 03-05-2017

ڈیجیٹل کرنسیوں کے ذریعہ کاروبار کرنے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں حضرات مفتیان اکرام اس مسئلہ کے بارے میں!

آج کل لین دین چونکہ جدید سے جدید شکل اختیار کر رہی ہے اور اسی وجہ سے پلاسٹک منی یعنی (ڈیبٹ کارڈ اور کریڈٹ کارڈ) اور جدید ٹرانزیکشن کمپنیاں (faiza perfect money)(E-CASH) کے بعد 2008 or 2009 کے درمیان ٹرانزیکشن کے لئے کرپٹو کرنسی اور ڈیجیٹل کرنسی کی شکل میں ایک نیا (Payment) سولیوشن آیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک (Virtual) کرنسی ہے جس کی کوئی حسی صورت نہیں ہوتی یہ سوفٹ شکل میں (Digit) یعنی گنتی کی میں موجود ہوتی ہیں۔ اور کرپٹو گرافی کے طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے۔ اور اس کو کمپیوٹر کے ایک سافٹ ویئر کے اندر کوڈنگ کر کے رکھا جاتا ہے اور پھر اس کو کمانڈ سسٹم دی جاتی ہے۔

ڈیجیٹل کرنسی کیا ہے؟

کرپٹو کرنسی کو ڈیجیٹل کرنسی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ڈیجیٹل ہی Generate ہوتی ہے اور ڈیجیٹل ہی سٹور ہوتی ہے اور ڈیجیٹل ہی ٹرانسفر ہوتی ہے۔

کرپٹو کرنسی یعنی (Digital Currency) کیسے آئی اور اس کی کیا ضرورت تھی۔؟

بہت ساری کرپٹو کرنسی ہے، دنیا میں تقریبا 700 سے زیادہ مختلف کرپٹو کرنسیز ہیں۔ کرپٹو کرنسی ایک (Payment) سسٹم ہے یعنی (Digital Payment) سسٹم۔ جس سے آپ Payment ایک دوسرے کو ٹرانسفر کرتے ہیں۔ اب Payment سسٹم کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

یہاں ایک مثال لیتے ہیں کہ جیسے کہ ہم کسی بھی بڑے اسٹور میں جاتے ہیں جہاں جاکر ہم کچھ خریدتے ہیں اور اس خرید ای کے (Against) بدلے ہمیں کچھ پوائنٹس ملتے ہیں تو ان پوائنٹس کو ہم دوبارہ اس اسٹور میں جاکر استعمال کرسکتے ہیں اور کچھ خریدنے کیلئے۔

اب وہ جو پوائنٹس ہیں وہ ان کی یعنی اسٹور والے کی نظر میں کرنسی ہے کیونکہ اس کو وہ میڈیم آف ایکسچینج استعمال کر رہے ہیں تو وہ ایک Centralize پیسہ ہے، تو اس طریقہ سے بہت ساری چیزیں ہیں جو کہ ایک Centralize

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

پیسہ جس کرنسی ہم استعمال کرتے ہیں جس کو ہم Fait کرنسی کہتے ہیں وہ بھی کسی گورنمنٹ کی اپنی Centralize کرنسی ہے۔

اب جس کرنسی کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے یعنی کرپٹو کرنسی، یہ یہ ایک Virtual کرنسی ہے، اس کو (Decentralize) کرنسی بھی کہتے ہیں۔

Generating System of Digital Currency :

ڈیجیٹل کرنسی کی پیدائش کا نظام:

۔ایک Payment سسٹم بنایا گیا 2008,2009 کے درمیان Bit coin کے نام سے۔ یہ سسٹم جس نے بنایا اس کا نام (Santoshi Nakamoto) سنتوشی ناکاموتو تھا۔ اس نے ایک سسٹم بنایا جو کرپٹو گرافی پہ مشتمل تھا۔ جس کے ذریعے ہم ایک دوسرے کو پوائنٹس ٹرانسفر کر سکتے تھے۔ اس کی Generation یعنی بناوٹ ایسی ہوتی تھی کہ جو بھی پوائنٹس ٹرانسفر ہوتے تھے وہ ایک Block میں ریکورڈ ہوتے تھے بطور ٹرانزیکشن اور اس ٹرانزیکشن کو آگے (Forward) بھیجا جاتا تھا مائننگ کے لئے۔ مائننگ اس وقت سسٹم سے یعنی کمپیوٹر سے کر سکتے تھے۔ تو اسی طرح سسٹم یعنی کمپیوٹر سے مائننگ کر کے اس ٹرانزیکشن کو (Solve) حل کیا جاتا تھا اور اس کو حل کرنے کے بعد جو مائینرز ہوتے تھے جس کے ذریعے مائن ہوتے تھے جس سسٹم کے ذریعے یا جس اکاؤنٹ کے ذریعے تو اُن کو نئے Bitcoin میسر ہوتے تھے ملتے تھے۔

تو ایسے میں لوگوں کو Interest ہونے لگا لوگ پسند کرنے لگے، جو مائینرز کرتے تھے کہ ہمیں نئے Bitcoin مل رہے ہیں کہ ابھی شاید اس کی یعنی کہ بٹ کوائن کی اتنی Value یعنی حیثیت نہیں ہے لیکن آنے والے وقت میں اس کی حیثیت بڑھ سکتی ہیں۔ تو جو لوگ اس چیز کو سمجھے اُس وقت یا پسند آیا تو اُنہوں نے اُس کی یعنی بٹ کوائن کی مائننگ شروع کر دی اور مائننگ کرتے کرتے اُن کے پاس کوئن جمع ہونا شروع ہو گئے، اب کافی لوگ ایسے تھے جو اس چیز کو یعنی بٹ کوائن کو سمجھ چکے تھے تو انہوں نے اُسے اسٹور کر لیا۔ اب اگلا مرحلہ تھا اس کی یعنی بٹ کوائن کی مارکیٹنگ کرنا۔

مارکیٹنگ پر جیسے اُنہوں نے کام کرنا شروع کیا، کمپنیاں اسے بطور کرنسی قبول کرے اور User بڑھے اور ادنیا کے مختلف ایکسچینج میں اسکی ٹریڈنگ ہو، تو اس مرحلے میں بہت وقت لگا مارکیٹ میں اپنی جگہ یا حیثیت بنانے میں کیونکہ بٹ کوائن پہلی ڈیجیٹل کرنسی تھی اُس وقت زیادہ لوگ اس سے ناواقف تھے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

اس کا ریٹ مارکیٹ میں لوگوں کے طلب اور رسید کی وجہ سے اُپر نیچے جاتا ہے یعنی شروع میں اس کی کوئی بھی قیمت نہیں تھی اور جب لوگوں نے اس کو لین دین کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا تو طلب اور رسد کے قانون نے مارکیٹ میں اس کی قیمت بڑھادی اور اس کا پورا سسٹم سونے کی طرح رکھا ہوا ہے اور ایسی کرنسی کیلئے چار (4) بنیادی شرائط ہوتی ہیں:

(1) اوپن سورس مائننگ (Open Source Mining):

یعنی یہ سونے کی طرح آزاد ذریعے پہ رکھا ہوا ہے، جس طرح سونے کو کوئی بھی زمین سے نکال سکتا ہے نکال کے بحیثیت مالک اسے استعمال یا بیچ سکتا ہے۔ اسی طرح اس کرنسی کو کوئی بھی سافٹ ویئر سے نکال کر مالک بن سکتا ہے۔

(2) اوپن والٹ:۔ یہ ایک (APP) ہوتی ہے۔ جس کو برقی بٹوا (E-WALLET) کہا جاتا ہے۔ اور ہر ایک والٹ کے پیچھے ایک مخصوص ایڈریس دیا جاتا ہے۔ جو ہر بندے کے لیے کے الگ الگ ایڈریس ہوتا ہے۔ جس کے زریعے پوری دنیا میں کوئن کو ٹرانسفر کر سکتا ہے۔

۳۔ اوپن ایکسچینج:۔ اس کے مختلف پرائیویٹ ایکسچینج (ONLINE) ہیں جس پر مختلف کرپٹو کرنسیاں آپس میں اور باقی کرنسیوں کے ساتھ (CHANGE) تبدیل ہوتی ہے۔ اور کسی بھی (FAIT) کرنسی میں یعنی کسی بھی ملک کی کرنسی میں (CHANGE) ہوتا ہے۔

۴۔ مرچنٹ پلان:۔ یعنی دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف کمپنیاں یا کاروبار اس کرنسی کو قبول کرتی ہو اور اس کے بدلے چیزوں اور خدمات کا تبادلہ کرتی ہیں۔

اور جس کرنسی میں یہ چار شرائط پائے جائے اس کو ایک (REAL) کرپٹو کرنسی کہا جاتا ہے۔ اور اسی طرح اس کرنسی کے بارے میں کہا جاتا ہے اور پوری دنیا میں اسکی ورتھ (WORTH) یکساں ہے۔

اور کم تعداد میں بنتی ہے۔ تو ان خصوصیات کی وجہ سے اس کی قیمت دن بہ دن بڑھتی رہتی ہے۔ اور سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو کوئی بڑی طاقت کنٹرول نہیں کرتی مثلا بینک، گورنمنٹ اور کوئی ٹرانزیکشن کمپنی بلکہ یہ (DECENTRALIZED) ایک آزاد قوت کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اور اس کی قیمت کے (UP,DOWN) کے مکمل قوت مارکیٹ کے پاس ہے اور ڈیمانڈ کی وجہ سے اس کی قیمت گرتی اور بڑھتی ہیں۔

اور کرپٹو کرنسی کو دنیا میں اس وقت جاپان اور سویڈن مین (legal) قانونی حیثیت حاصل ہے۔

آج اگر ہم بات کرے تو دنیا میں 700 سے زیادہ کرپٹو کرنسیز ہیں جن میں سے کچھ ایکسچینج میں لسٹد (Listed) یعنی موجود ہیں اور کچھ نہیں۔

تو کرپٹو کرنسی جیسے کہ 2008, 2009 میں شروع ہوئی دنیا میں متعارف ہوئی اور تقریباً ایک سال میں اوپن سورس (Open Source) ہوئی، اوپن سورس مطلب اس کے جو کوڈنگ ہے اس کو کوئی بھی دیکھ سکتا ہے اس کی جو ٹرانزیکشن ہے وہ بلاک چین (Block chain) میں ریکورڈ ہوتی ہیں اور کوئی بھی اسے (Study) پڑھ سکتا ہے سمجھ سکتا ہے۔ تو اس طرح یہ چلتی رہی اور آہستہ آہستہ اس کی حیثیت بہت زیادہ بڑھنے لگی۔ کچھ مرچنٹس اس کو قبول کرنے لگے اور اس کو استعمال کرنے لگے اور جیسے جیسے لوگ اسے استعمال کرنے لگے تو جو مائیزز تھے ان کو منافع ہونے لگا۔

بٹ کوائن کی Supply کم ہوتی جاتی ہے تو Demand بڑھتی جاتی ہے اور قیمت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور جیسے کہ ہر ایک چیز کی قیمت میں اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے (User Demand) کم زیادہ ہونے کی وجہ سے تو اسی طرح بٹ کوائن کی قیمت میں بھی اُتار چڑھاؤ آتا ہے۔

اور اگر ہم مرچنٹس کی بات کرے تو اس وقت بٹ کوائن کو 2.7 ملین (27 لاکھ۔۔) مرچنٹس قبول کرتے ہیں بطور Currency اور بڑی بڑی کمپنیاں جیسے کہ Microsoft, Dell, Amazon and Xperia بہت ساری ایسی کمپنیاں ہے اسے قبول کرتی ہیں بطور کرنسی۔ اس کے علاوہ بٹ کوائن کے دنیا بھر میں 700 کے قریب ATM ہیں۔

(Leo Company) جو کہ ایک Learning Institue بھی ہے اُس نے بھی ایک کرنسی لاونچ کی۔ جس کو اس نے LEO COIN کا نام دیا۔ اور اس میں یہ کمپنی ٹرنڈنگ بھی کرتی ہے۔ آپ Education Courses اس کمپنی سے LEO COIN کے ذریعے خرید سکتے ہیں۔

(LEO COIN) کو (Leo Company) نے ایک سافٹ ویئر کے اندر ایک ارب کی تعداد میں گنتی کے الفاظ کو مختلف شکلیں دے کر رکھا گیا ہیں۔ اور پھر اس کے اُپر ایک کمانڈ سسٹم نسب کیا ہے یا بنایا ہوا ہے جو خودکار ہے۔ اور اس سافٹ ویئر سے ایک منٹ میں 20 کوائن نکال کے انٹرنیٹ (Cloud) کلاوڈ میں بھیج دیتا ہے۔ وہاں سے یعنی انٹرنیٹ کلاوڈ سے پھر دنیا میں کسی بھی جگہ کوئی بھی بندہ سُپر کمپیوٹر جسے مائننگ ریگ بھی کہا جاتا ہے لگا کر اسے اپنے پاس کھینچ لیتا ہے۔ پھر اس کو مارکیٹ میں جو لوگ بحیثیت کرنسی قبول کرتے ہیں اُن کو بھیج دیتا ہے۔ اور

اور امریکہ میں اسے (Commodity) یعنی خام مال کی حیثیت حاصل ہے اور یورپ میں اسے (Assets) یعنی اثاثے کہا جاتا ہے۔

بہر حال ان حیثیتوں کی وجہ سے دنیا کے تقریبا 200 ممالک میں جزوی طور پر اس کے ذریعے لین دین ہوتی ہیں۔ پاکستان میں بھی کئی کمپنیاں اشیاء کے لین دین میں اسے قبول کرتی ہیں۔

تو اب سوال یہ ہے کہ اس کرنسی کو لینا یعنی خریدنا یا اس کو کمپیوٹر سے مائین کر کے رکھنا اور مہنگا ہونے پر اس کو بیچنا (sale) اور اس کے ذریعے چیزوں کا خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ اور اس کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

المستفتی

عبد المقسط ترک لاہور

الجواب حامداً ومصلیاً

ڈیجیٹل کرنسی کے حوالے سے پہلے یہاں سے ایک فتوی جاری ہوا تھا اور پھر اس کے مطابق جامعہ دار العلوم کراچی سے بھی ایک فتوی جاری ہوا تھا، لیکن اس کے بعد اس حوالے سے کچھ نئی جہتیں سامنے آنے کی بنا پر اس کو زیر تحقیق اور زیر توقف رکھا گیا ہے۔ جب تک تحقیق مکمل ہو کر کوئی نیا جواب سامنے نہ آئے، سابقہ فتاوی کو موقوف سمجھا جائے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے احتراز کیا جائے۔

والله سبحانہ وتعالی اعلم

نصیر احمد

دار الافتاء جامعۃ الرشید
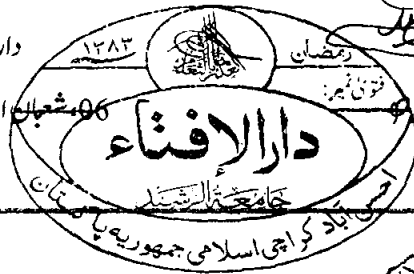
06 شعبان المعظم 1438ھ

سابقہ موقوف فتوی

حوالہ نمبر:1491/37	فتویٰ نمبر:	سائل: محمد افضل لاہور	مجیب: لطف اللہ
مفتی: محمد حسین صاحب	مفتی: سعید احمد حسن صاحب	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید وفروخت کے احکام	باب:		تاریخ: 23-Sep-16

بٹ کوئن کی شرعی حیثیت

۱۔بٹ کوین کرنسی کا کاروبار اور خرید وفروخت کرکے پیسے کمانا شریعت کی رو سے جایز ہے؟

۲۔اگر جایز ہے تو کیا میں سرمایہ کاری کی دعوت دے کر شرکت یا مضاربت کی بنیاد پر اس کو کر سکتا ہوں؟

الجواب باسم ملهم الصواب

1۔بٹ کوئن (Bit coin) ڈیجیٹل کرنسی کی ایک مشہور قسم ہے۔ڈیجیٹل کرنسی کو اصطلاحی الفاظ میں مجازی / غیر حسی کرنسی (Virtual currency) کہا جاتا ہے۔اس قسم کی کرنسیاں درج ذیل خصوصیات پر مشتمل ہیں:۔

1۔اس قسم کی کرنسی کا کوئی حسی وجود کسی بھی شکل میں نہیں ہوتا،اس کا وجود چند پیچیدہ نمبرات (جس کو اندازے سے بنانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے) کی صورت میں کمپیوٹر کے سرور یا کسی ڈیجیٹل ڈیوائس پر ہوتا ہے۔

2۔یہ کرنسی دنیا بھر میں یکساں وجود رکھتی ہے اور کسی بھی حکومت یا نگران ادارے کے ماتحت نہیں ہوتی،بلکہ ایک مستقل آزاد (Decentralized) حیثیت میں دستیاب ہوتی ہے اور اس کے ذریعے ہر اس شخص کے ساتھ جو اسے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو دنیا کے کسی بھی خطے میں بغیر کسی رکاوٹ اور کسی اتھارٹی کی منظوری کے مالی معاملات کئے جاسکتے ہیں۔

3۔ ڈیجیٹل کرنسی کے ذریعے معاملات طے پانے یا ان کے آپس میں تبادلہ کے معاملات،درمیانی واسطے اور قانونی رکاوٹوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت جلدی اور کم دورانیہ میں انجام پاتے ہیں،ایک ٹرانزکشن دس سے پندرہ سیکنڈ میں مکمل ہو جاتا ہے۔

4۔اس وقت کروڑوں کی تعداد میں یہ کرنسی جاری ہوچکی ہے اور ہزاروں لوگ اس کے ذریعے مالی معاملات کر رہے ہیں ، حتی کہ کرنسیوں کے ریٹ بتانے والی بعض معروف ویب سائیٹس،عام کرنسیوں کی طرح اس کا ریٹ اور شرح تبادلہ بھی شایع کرتے ہیں۔

5۔اسے کسی بھی برقی آلہ (Electronic device) میں محفوظ کیا جاسکتا ہے اور سالوں تک وہ محفوظ رہتی ہے،یہ ضائع اس وقت ہوں گے جب وہ برقی آلہ گم یا خراب ہو جائے۔

6۔ضائع ہونے کی صورت میں کوئی حکومت یا اتھارٹی اس کا عوض اور بدل ادا کرنے کا پابند نہیں ہوتی نہ ہی کسی اور شخص سے اس کو دوبارہ وصول کیا جاسکتا ہے۔

7۔ مخصوص ڈیجیٹل ڈیوایسز میں محفوظ ہونے کی وجہ سے اس کے ضایع ہونے کے احتمالات کافی زیادہ ہوتے ہیں جیسا کہ کسی کمپیوٹر اور ڈیجیٹل آلے میں وائرس آنے کیوجہ سے کسی خرابی کا امکان ہوتا ہے۔

8۔چونکہ اس طرح کی کرنسی کے پیچھے کوئی ذمہ دار اتھارٹی نہیں ہوتی،لہذا اس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے غیر متوقع (Non-predicted) امکانات بھی کافی زیادہ ہوتے ہیں ،کیونکہ اس کے طلب ورسد کا درست اندازہ لگا کر کسی صحیح نتیجے پر پہنچنے کے امکانا

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ت نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں، چنانچہ 6 جنوری 2014 میں ایک بٹ کوئن کی قیمت 917 ڈالر کے برابر تھی جبکہ اسی سال کے دسمبر میں اس کی قیمت 330 ڈالر تک گر چکی تھی اس سے اس کے غیر یقینی صورتحال کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

9۔اس قسم کی کرنسیوں کی چھوٹی اکائیاں ہزاروں کی تعداد میں ہوسکتی ہیں، جو ہر وقت آسانی سے دستیاب نہیں ہوسکتیں، جبکہ کسی بھی کرنسی کے لئے اس کی ریزگاری کا بآسانی فراہم ہونا ایک اہم اور ضروری خاصیت ہوتی ہے۔

10۔اس قسم کی کرنسیوں کے پیچھے کوئی منظم ادارہ یا حکومت نہیں ہوتی، لہذا اس کی مارکیٹ میں طلب ورسد کا درست اور بروقت اندازہ بھی مشکل ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی حقیقی مالیت بھی صحیح طریقے سے معلوم نہیں ہوسکتی۔

11۔ان کرنسیوں کے لین دین کو اس لحاظ سے محفوظ کہا جاسکتا ہے کہ ہر کرنسی کی لین دین کے پیچھے ایک واضح ریکارڈ مرتب ہوتا ہے جسے بلاک چین (Block chain) کہا جاتا ہے۔اس ریکارڈ کی رو سے یہ بات ممکن نہیں رہتی کہ ایک کرنسی کو دو مرتبہ استعمال کیا جائے۔

12۔دنیا کے پچاس فیصد کے قریب ممالک اس طرح کی کرنسی سے انجام دئے جانے والے معاملات کو قانونی حیثیت میں تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس کے باوجود انہیں ممالک میں سے بہت سارے ممالک کے مرکزی بینک اس طرح کی کرنسیوں سے متعلق مختلف قسم کی وارننگ بھی جاری کرچکے ہیں جس کی تفصیل انسائیکلوپیڈیا کے صفحات پر دیکھی جاسکتی ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر اس کی شرعی حیثیت میں درج ذیل باتیں کہی جاسکتی ہیں ۔

1۔ڈیجیٹل کرنسی کی اتنی حیثیت دنیا بھر میں تسلیم کی جاچکی ہے جس کے تحت اسے شرعاً مال کے زمرے میں داخل سمجھ کر اس کے ذریعے انجام پانے والے معاملات کو درست تسلیم کیا جائے۔

2۔ ڈیجیٹل کرنسی اس لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتی ہے کہ یہ کسی باضابطہ نگران ادارے یا حکومت کے ماتحت نہیں جس کی وجہ سے کوئی خاص اتھارٹی دوسروں کا استحصال نہیں کرسکتی نہ ہی اس میں مصنوعی طور پر طلب ورسد بڑھا کر اس کی قیمت مصنوعی طور پر بڑھائی یا گھٹائی جاسکتی ہے۔

3۔اس کرنسی میں مذکورہ بالا خدشات پائے جانے کی وجہ سے اس کو معیاری کرنسی قرار دینے میں کافی مفاسد اور خرابیاں رونما ہوسکتی ہیں جن میں بلیک مارکیٹ میں استعمال کے علاوہ اس کی حفاظت کے حوالے سے اور اس کے طلب ورسد کا صحیح اندازہ لگانے کے حوالے سے بھی ہر وقت کافی خدشات موجود رہتے ہیں ۔

4۔ ان خدشات کے باوجود بہت سارے ممالک میں اس کو قانونی طور پر تسلیم کیا جاچکا ہے، لہذا جس ملک میں قانوناً اس کے ذریعے معاملات طے کرنا ممنوع نہ ہو تو وہاں شرعی لحاظ سے بھی اس کے استعمال میں حرج نہیں ہونا چاہیے، البتہ جہاں یہ قانوناً ممنوع یا غیر تسلیم شدہ ہو جیسا کہ پاکستان میں ہے تو اس کے ذریعے معاملات انجام دینے سے احتراز کرنا ضروری ہوگا۔

۲۔جس ملک میں قانوناً اس کے ذریعے معاملات طے کرنا منع نہ ہو اور اس کو قانونی طور پر تسلیم کیا جاچکا ہے، تو وہاں شرکت ومضاربت کے طور پر سرمایہ کاری کی دعوت دینا بھی درست ہوگا۔

قال ابن عابدين :

"مطلب في النبهرجة والزيوف والستوقة وفي التتارخانية الدراهم أنواع أربعة: جياد، ونبهرجة، وزيوف، وستوقة. واختلفوا في تفسير النبهرجة، قيل هي التي تضرب في غير دار السلطان والزيوف: هي

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المغشوشة. والستوقة: صفر مموه بالفضة. وقال عامة المشايخ: الجياد فضة خالصة تروج في التجارات وتوضع في بيت المال. والزيوف ما زيفه بيت المال: أي يرده، ولكن تأخذه التجار في التجارات لا بأس بالشراء بها، ولكن يبين للبائع أنها زيوف. والنبهرجة: ما يرده التجار. والستوقة: أن يكون الطاق الأعلى فضة والأسفل كذلك وبينهما صفر وليس لها حكم الدراهم"-(رد المحتار 5/ 233)

وقال ايضاً :

" [فرع] في الشرنبلالية: الفلوس إن كانت أثمانا رائجة أو سلعا للتجارة تجب الزكاة في قيمتها وإلا فلا" (رد المحتار 2/ 300)

وقال فی البحر الرائق شرح كنز الدقائق :

"وَفِي الْكَشْفِ الْكَبِيرِ الْمَالُ مَا يَمِيلُ إلَيْهِ الطَّبْعُ وَيُمْكِنُ ادِّخَارُهُ لِوَقْتِ الْحَاجَةِ وَالْمَالِيَّةُ إنَّمَا ثَبَتَ بِتَمَوُّلِ النَّاسِ كَافَّةً أَوْ بِتَقَوُّمِ الْبَعْضِ وَالتَّقَوُّمُ يَثْبُتُ بِهَا وَبِإِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ لَهُ شَرْعًا فَمَا يَكُونُ مُبَاحَ الِانْتِفَاعِ بِدُونِ تَمَوُّلِ النَّاسِ لَا يَكُونُ مَالًا كَحَبَّةِ حِنْطَةٍ وَمَا يَكُونُ مَالًا بَيْنَ النَّاسِ وَلَا يَكُونُ مُبَاحَ الِانْتِفَاعِ لَا يَكُونُ مُتَقَوِّمًا كَالْخَمْرِ"-(5/ 277)واللہ سبحانہ و تعالی -

لطف اللہ

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ